كُنتُم خَيرَ أُمَّةٍ أُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ

(آل عمران: ۱۱۱)

مبلغین و معلمین کرام کی خدمت میں

چند گزارشات

مرتّبہ

خورشید احمد انور

وکیل المال تحریک جدید قادیان

شائع کردہ: وکالت مال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام کتاب	:	**مبلغین و معلمین کرام کی خدمت میں چند گزارشات**
مرتبہ	:	مولانا خورشید احمد صاحب انورؔ
باراول	:	وکالت تحریک جدید قادیان
باردوم	:	نظارت نشر و اشاعت قادیان نومبر 2011
بارسوم	:	وکالت مال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان اپریل 2016ء
تعداد	:	1000
مطبع	:	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان
ناشر	:	وکالت مال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان
		گورداسپور (پنجاب) بھارت

عرض ناشر

محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد قادیان کی ھدایت پر خاکسار خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید نے بحیثیت نمائندہ تحریک جدید بتاریخ 12 اگست 2009ء فارغ التحصیل طلباء جامعہ احمدیہ وجامعۃ المبشرین کی دس روزہ مشترکہ ریفریشر کلاس میں بعض معروضات پیش کیں۔ یہ معروضات کتابچہ کی شکل میں سال 2009ء میں تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے اور 2011ء میں نظارت نشر واشاعت قادیان کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ اب اس کتابچہ کو وکالت مال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان میدان تبلیغ وتربیت میں سرگرم عمل جملہ مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت کے استفادہ کے لئے سہ بارہ شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو احباب جماعت کی تربیت کا موجب بنائے۔ آمین۔

والسلام

وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ط مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ٥

(البقرہ:215)

عزیزان کرام ! انبیاء **علیہم السلام** کی قائم کردہ روحانی جماعتوں پر ہمہ اقسام ابتلاؤں اور آزمائشوں کا وارد ہونا اللہ تعالیٰ کی وہ قدیمی سنت ہے جو تاریخ مذاہب کے ہر دور میں کارفرما رہی ہے۔ دور نہ جا کر اگر ہم اسلام کے دور اوّل پر ہی نظر ڈالیں تو ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ کو شرک و الحاد کے گہواروں میں توحید حقیقی کا پرچم بلند کرنے کیلئے جس نوع کی مسلسل قربانیاں دینی پڑیں اُن کی نظیر انبیاء گزشتہ اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کی تاریخ میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ صحابہ رضوان اللہ **علیہم اجمعین** نے تمام تر بے بضاعتی اور نامساعد حالات کے باوجود جس جادۂ رشد و ہدایت پر قدم رکھا تھا وہ بلاشبہ انہیں زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی رِفعتوں میں لے جانے والی ایک درخشندہ راہ تھی۔ مگر اسے طے کرنا ہرگز آسان نہ تھا۔ یہ وہ راہ تھی جس نے مکہ سے نکل کر کبھی طائف کی خون آلودہ بستی کا منہ دیکھا تو کبھی شِعبِ ابی طالب کی فاقہ مست تنہائی میں سالہا سال

قرار کیا۔ یہی وہ راہ تھی جو مکہ کے شہر بدر مظلوموں کا لُٹا ہوا کارواں لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئی اور پھر بدر کے میدان سے گزرتے ہوئے اُحد، حُنین، اور خندق کی قربان گاہوں تک جا پہنچی۔ اسی راہ میں وہ مسجد نبوی بھی واقع تھی جس کے صحن میں فاقہ کش اصحابُ الصُفّہ نے درویشانہ ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ توحید ورسالت کے پرستاروں کا یہ وہ بے سروسامان قافلہ تھا جس کے قافلہ سالار سرور کائنات وفخر موجودات حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر جب آسمان سے اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ کی ندا آئی تو چشم فلک نے وہ روح پرور نظارہ بھی دیکھا کہ قیصر وکسریٰ کے تاج وتخت اُن ہی خانما برباد وں کے زیر نگیں کئے گئے، اور ان کے شاہی خزانوں کی چابیاں یثرب کے اِن ہی فاقہ مستوں کے ہاتھوں میں تھمائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی اعجاز نمائی کا یہی وہ تاریخ ساز لمحہ تھا، جب مسجد نبویؐ میں کئی کئی روز تک مسلسل فاقہ کشی کرنے والے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسریٰ کے جواہرات سے مزین رومال پر تھوکا اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ اپنے آقاؐ پر بے شمار درودوسلام بھیجے۔

پیارے عزیزان! جب تمام مذاہب عالم کی تاریخ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ کسی بھی مامور من اللہ کے متبعین کو ابتلاؤں اور آزمائشوں سے گزرے بغیر سرفرازی نصیب نہیں ہوئی تو پھر کیونکر ممکن تھا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مبعوث ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام اور آپ کی برگزیدہ روحانی جماعت اللہ تعالیٰ کی اس

سنت جاریہ سے اچھوتی رہتی۔آپ نے بھی اپنی جماعت کو عالمگیر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو سر کرنے کیلئے بے دریغ قربانیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے کی دعوت دی اور فرمایا:-

''سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔لیکن ابھی ایسا نہیں۔ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت و جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں،اور ہم اپنے سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔یہی وہ موت ہے جس پر اسلام کی زندگی،مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔'' (فتح اسلام صفحہ 10)

پیارے عزیزو! خاکسار نے اپنی ان گزارشات کا آغاز سورۃ البقرہ کی جس آیت کریمہ (نمبر 215) سے کیا ہے اس میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس سنت جاریہ پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ انبیاء علیھم السلام اور اُن کے متبعین پر ہمیشہ مصائب ومشکلات کے کٹھن دور آتے ہیں۔جن کے پس پردہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت کارفرما ہوتی ہے کہ تا جماعت مومنین کے دل دعاؤں اور انابت الی اللہ کی

طرف مائل ہوں، اُن میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا جذبہ پروان چڑھے اور غیر یقینی حالات میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید ونصرت کو دیکھ کر ان کے ایمانوں میں اضافہ ہو۔ دوسری طرف منکرین حق وصداقت میں سے جو لوگ صاحب بصیرت ہوں انہیں ہدایت نصیب ہو اور اتمام حجت پوری ہو جانے کے بعد بد بخت اپنے کیفر کردار کو پہنچیں۔

اللہ تعالیٰ کی اسی سنت جاریہ کے مطابق جماعت احمدیہ پر بھی اس کے یوم تاسیس ہی سے ابتلاء وآزمائش کے کئی کٹھن دور آئے۔ جن میں سے ایک مشکل ترین دور 1934ء میں مجلس احرار کی شدید ترین مخالفت اور جماعت احمدیہ کو نیست ونابود کر دینے کے بلند بانگ دعاوی کی صورت میں منظر عام پر آیا۔ تب مجلس احرار کے ہم نوا اور جماعت احمدیہ کے معاند مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار لاہور نے لکھا:-

> ''منارۂ قادیانی، اس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام ونشان تک مٹ جائے گا، اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔''
>
> (زمیندار لاہور 2 مئی 1935)

عمائدینِ مجلس احرار نے یہ تعلّی بھی کی کہ:-

> ''ہم نے ایسا انتظام سوچا ہے، اور اسے جلدی جلدی کرنے والے ہیں کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر اسقدر تنگ کر دیں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا مٹ جائیں

گے۔ بڑے بڑے آدمی ہمارے ساتھ ہیں۔''

(الفضل 7 فروری 1935)

خود نام نہاد امیرِ شریعت مجلس احرار، سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے دعویٰ کیا کہ:-

''مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں تباہ ہو۔''

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ خان کابلی صفحہ 100)

نیز یہ بڑ بھی ہانکی کہ:-

''اے مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے اس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔''

(ایضاً صفحہ 39)

ہندوستان بھر کے کروڑوں مسلمانوں کی بھرپور حمایت اور حکومت وقت کے بہت سے عاقبت نااندیش افسران کی مکمل پشت پناہی حاصل ہونے کی وجہ سے احراریوں کے حوصلے اتنے بڑھے کہ انہوں نے 21 تا 23 اکتوبر 1934ء کو قادیان سے متصل موضع رجادہ میں تین روزہ کانفرنس منعقد کر کے اس درجہ اشتعال انگیز تقریریں کیں کہ پنجاب کا سارا ماحول مکدّر ہو گیا۔ رفتہ رفتہ حالات اتنے بگڑ گئے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے 30 جنوری 1935ء کو قادیان میں دو ماہ کیلئے دفعہ 144 نافذ کر دی۔ احرار کی روز افزوں اشتعال

انگیزیوں اور حکومت پنجاب کے مسلسل غیر منصفانہ طرز عمل کو دیکھتے ہوئے ہر احمدی اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا رہا تھا۔مگر حالات کے ہاتھوں مجبور تھا۔کیونکہ نظام جماعت نے اس کے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ایسے پرآشوب اور صبر آزما دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہُ نے احرار اور ان کے ہم نواؤں کو مخاطب کر کے انتہائی جلالی انداز میں فرمایا:-

''تم سب مل جاؤ اور دن رات منصوبے بناؤ اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچادو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تُل جاؤ۔پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل ورسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیگا۔کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔''

(الفضل 30 مئی 1935ء)

چنانچہ ابھی دو ماہ بھی نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے معجزانہ تصرفات

کے نتیجہ میں حالات نے ایسی کروٹ لی کہ 22 جولائی 1935ء کو قضیۂ مسجد شہید گنج لاہور میں احرار کی مسلمانوں سے غداری بے نقاب ہوگئی، اور وہ اپنے ہم نواؤں میں بھی اس درجہ ذلیل ورسوا ہوئے کہ خود سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو اعتراف کرنا پڑا:-

''حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے، ان کی مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاران کا نوشتہ ہے۔''

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 163)

اسی طرح ایک احراری مورخ نے مجلس احرار کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا:-

''جانوروں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑھی کے اُبال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔''

(تاریخ احرار صفحہ 152)

مجلس احرار کے سابق سیکریٹری سیفی کاشمیری نے تحریر کیا:-

''خدائے واحد و لاشریک کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں کہ مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمام تر جدوجہد اور قادیان کے خلاف یہ سب

پراپیگنڈا محض مسلمانوں سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کے لئے ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ہے۔''

(اخبار زمیندار لاہور 28 اگست 1936)

ایڈیٹر زمیندار مولوی ظفر علی خان صاحب جو کسی وقت احرار کے پکے حمایتی تھے نے بھی انکشاف کیا:-

''دنیا پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مجلس کے سامنے صرف ایک مقصد تھا کہ مسلمانوں کو صرف کانگریس کے آستانۂ کفروشرک پر جھکا دیا جائے۔لیکن مسلمانوں نے لعنت کے اس بارگراں کو نہ اٹھایا اور نہ اٹھائیں گے۔ ان شاءاللہ''۔

(زمیندار لاہور 31 جنوری 1947ء)

الغرض ایک طرف تو خدائے غیور نے اپنی جناب سے احرار کی ذلت ورسوائی اور شکست ونا کامی کے ایسے سامان کئے کہ وہ عامۃ المسلمین کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہیں رہے۔اور انہوں نے مسلسل دو سال تک مجلس احرار کو اُن کے اپنے مرکز لاہور میں ہی کوئی جلسہ نہیں کرنے دیا۔دوسری طرف اُس نے اپنے موعود اور برگزیدہ خلیفہ کے ذریعہ جماعت کو ''تحریک جدید'' کی شکل میں ایک ایسا مستقل،جامع اور ہمہ گیر پروگرام عطا فرمایا جس نے بہت جلد چہار دانگ عالم میں احمدیت کی عزت وشہرت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔حضور نے 23 نومبر 1934ء کو قربانی وایثار کے ستائیس اہم مطالبات پر مشتمل جو تاریخ ساز اور

انقلاب آفریں تحریک مخلصین جماعت کے سامنے رکھی اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کا خلاصہ ان مختصر مگر جامع الفاظ میں بیان فرمایا:-

''تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے؛ ہمیں روپے کی ضرورت ہے؛ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے؛ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے، جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور ان ہی چیزوں کے مجموعے کا نام 'تحریک جدید' ہے''۔

(الفضل جلد 30 شمارہ 280)

اسی طرح خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کے بابرکت موقعہ پر منعقدہ جلسہ سالانہ قادیان 1939ء کے اختتامی اجلاس میں حضور نے ''نظام نو'' کے موضوع پر ارشاد فرمودہ اپنے معرکہ آراء خطاب میں فرمایا:-

''تحریک جدید کیا ہے؟ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کیلئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے۔ اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ 'تحریک جدید' کے ذریعہ پیش کرتے ہیں تا کہ اُس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو اُس سے تبلیغ کو وسیع کیا جائے اور تبلیغ سے وصیت کو وسیع کیا جائے...... غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کیلئے پیشرو کی حیثیت میں ہے..... ہر وہ شخص

جوتحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہےاور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے، وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے ..... پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ ...... اس نے نظام نو کی بنیا درکھ دی ہے۔اُس نظام نو کی جو اُس کی اور اُس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے.....اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیا درکھ دی ہے..... دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جارہا ہے۔تم تحریک جدیداور وصیت کے ذریعہ سے اُس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے.....میں دعا کرتا ہوں کہ ......دنیا اُس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردِہ کہا جاتا تھا، جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا،اُس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کردیا،جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کردیا،جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کردیا،جس نے ہر امیر وغریب کو، ہر چھوٹے اور بڑے کومحبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمادی۔“

(انوار العلوم جلد 16 صفحہ 600 تا 602)

پیارے عزیزو! تحریک جدید کی کامیابیاں سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک

درخشاں باب ہے۔اس نے نہ صرف جماعت کی عملی زندگی میں انقلاب پیدا کیا بلکہ اس کیلئے بیرونی فتوحات کے بھی دروازے کھول دیئے۔ نتیجۃً مسیح پاک کی وہ مختصر سی روحانی جماعت جسے ہمارے مخالفین قادیان کی تنگ گلیوں میں ہی گلا گھونٹ دینے کی دھمکیاں دے رہے تھے آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی صدائے بازگشت دنیا کے 200 ممالک میں سنائی دے رہی ہے۔کفر والحاد کے گہواروں میں موجود جماعت احمدیہ کی 16590 عالیشان مساجد , 2325 فعال تبلیغی مراکز،دنیا کی 73 معروف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت ،مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے پانچوں چینلز اور چار پاورفل ریڈیوسٹیشنوں کی مسلسل نشریات،ایک درجن سے بھی زائد جدید پرنٹنگ پریس، 54 طبی مراکز، 656 سکول وکالجز، 13 جامعات احمدیہ، جماعتی رفاہی تنظیم ہومینٹی فرسٹ کی 34 ممالک اور یو۔این۔او میں رجسٹریشن اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے مالی نظام کی غیر معمولی وسعت واستحکام وغیرہ تمام حصولیابیاں بلاشبہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ اسی آفاقی تحریک 'تحریک جدید' کے شیریں ثمرات ہیں جس نے احراری مخالفت کے تند وتیز طوفانی تھپیڑوں کی کوکھ سے جنم لیا، ہندوستان کے غریب احمدیوں کی انتہائی غریبانہ قربانیوں سے نشونما پائی اور اتنی سُرعت سے پروان چڑھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے معاندین احمدیت کے تمام ناپاک منصوبے پیوند خاک ہوگئے۔مجلس احرار کو اس کی اسی شکست فاش اور جماعت احمدیہ کی محیر العقول کامیابی کا احساس دلاتے ہوئے مولوی ظفر علی خان صاحب مدیر زمیندار لاہور نے لکھا:۔

"احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احراریوں نے خوب ہاتھ رنگے ۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب منفعت کیلئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کرر ہے ہیں۔کوئی ان احرار سے پوچھے بھلے مانسو! تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے؟ کوئی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے؟ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی ہے؟ احراریو! کان کھول کر سن لو،تم اور تمھارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔مرزا محمود کے پاس قرآن ہے،قرآن کا علم ہے۔تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔۔۔۔مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے ۔تمہارے پاس کیا ہے؟ گالیاں اور بدزبانی ۔تُف ہے تمہاری غداری پر۔مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں۔دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(ایک خوفناک سازش مصنفہ مولوی اظہر علی اظہر سیکریٹری احرار اسلام صفحہ 195)

پیارے عزیزو! تحریک جدید نے اپنے سفر زندگی کے گزشتہ 76 سالوں میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں وہ ہمارے مخالفین کی نظروں میں کتنی بھی عجیب کیوں نہ ہوں مگر انہیں ہرگز اس کی منزل مقصود قرار نہیں دیا

جا سکتا۔تحریک جدید کے اجراء کا اصل مقصد تو اسلام کا عالمگیر روحانی غلبہ ہے جس کے حصول کیلئے اسے ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہُ نے فرمایا:-

''ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔چپہ چپہ پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے۔یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے ......اب خدا تعالیٰ وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام تک پہنچانا ہے ......اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے۔یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔''

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

''بے انتہا کام کی ضرورت ہے،بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے،بے انتہا واقفین کی ضرورت ہے،بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے....یورپ کے دورہ میں ان خیالات میں مگن ہوتے ہوئے میں سوچتا رہا..... لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم اور دکھ کے ساتھ یہ محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے وقت ہونا چاہیئے۔''

(الفضل 2 اکتوبر 1992ء)

نیز فرمایا:-

”اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آرہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کرسکیں۔ ایک U.S.S.R کا میدان ہی اتنا وسیع ہے اور وہاں کی ضروریات اتنی زیادہ ہیں کہ جماعت اپنے تمام موجودہ وسائل کو بھی، U.S.S.R کیلئے وقف کردے، تب بھی وہ ضرورتیں پوری نہیں ہوسکتیں۔“

(خطاب ٹورانٹو۔کینیڈا بحوالہ کتاب حوّا کی بیٹیاں)

پس بحیثیت مبلغ و معلم ہر فرد جماعت کے دل میں تحریک جدید کے دن بدن بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کا احساس جاگزیں کرنا آپ عزیزان کی ذمہ داری ہے۔ واضح رہے کہ خلفاء سلسلہ کی طرف سے جاری ہونے والی تمام طوعی تحریکات میں صرف تحریک جدید ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسے بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ”جہاد کبیر“ اور اس میں حصہ لینے والوں کو ”بدری صحابہ“ کے ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔ نیز اسے دیگر تمام طوعی چندوں میں لازمی چندہ کی حیثیت دی ہے حضورؓ فرماتے ہیں:-

”تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔

کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کیلئے اور
اس کے جھنڈے کے بلند رکھنے کیلئے اس میں حصہ لیا۔ اور یہی وہ پانچ
ہزاری فوج ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا
کرنے میں حصہ پا رہی ہے''۔

(انیس سالہ کتاب صفحہ 21)

نیز فرمایا:-

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی
فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز اوّل سے تحریک جدید کے
ذریعہ قرار دی گئی ہے.... پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس
تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام
کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ
خاص عزت کا مقام پائیں گے۔''

(خطبہ جمعہ 13 دسمبر 1935ء)

تحریک جدید کی بدولت جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں پیغام حق
پہنچانے کا اعزاز حاصل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ نے 1953ء کے ایک
خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

''یہ ایک ایسا فخر تم کو حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں

کرسکا۔اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی
جرأت نہیں کرسکتا۔اپنے اس فخر کو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اس کام کو
تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بڑھاتے چلے جاؤ۔''

اس پس منظر میں غور کیجیے کہ ایک وہ وقت تھا جب ہندوستان کے غریب احمدیوں نے بکریاں بیچ بیچ کر، کپڑے بیچ بیچ کر، اور مہینوں روپیہ روپیہ، دودوروپے اکٹھے کرکے دنیا کے 46 ملکوں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا اور ملکی تقسیم تک ان ممالک میں کام کررہے واقفین زندگی کی تمام ضرورتیں پوری کی تھیں۔مگر آج جبکہ ہمارے سپرد صرف دو چھوٹے سے ملک یعنی نیپال اور بھوٹان اور ایک صوبہ سکم ہی کیا گیا ہے ہندوستان کی جماعتیں ان کی ضروریات کا دسواں حصہ بھی پورا نہیں کررہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ارشادنبویؐ الدال علی الخیر کفاعله کے مصداق:-

(ا) تحریک جدید اوراس کے مطالبات کی اہمیت کو واضح کر کے جماعت کے ہر مردوزن اور بچے کو اس جہاد کبیر میں شریک کیا جائے۔اور انہیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہُ کے اس تاکیدی ارشاد سے آگاہ کیا جائے کہ:-

''ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔جو احمدی اس
تحریک میں حصہ نہیں لے گا اُسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں
گے۔کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی

خدمت کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔

(بدر 4 جنوری 1954ء)

(۲) بمطابق ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبائعین کے دلوں میں بھی یہ احساس جاگزیں کیا جائے کہ تم تک احمدیت کا پیغام تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے والوں ہی کی بدولت پہنچا ہے اس لئے اب تم بھی اس جہاد کبیر میں حصہ دار بن کر اس پیغام کو آگے پہنچانے والے بنو۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء)

(۳) تحریک جدید کے دور اوّل کے مرحوم مجاہدین کے ورثاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اس ارشاد سے آگاہ کیا جائے کہ:-

''دفتر اوّل اور دفتر دوم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے اور ان کی اولادیں ان کی طرف سے چندہ ادا کرتی رہیں۔''

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 255-256)

(۴) سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل ارشادات کے مطابق جماعت کے ہر برسر روزگار فرد کو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں معیاری قربانی پیش کرنے کی موثر رنگ میں تحریک کی جائے کہ:-

''اگر کوئی شخص ایک ماہ کی آمد کا نصف دیدیتا ہے۔ مثلاً اس کی

ایک سو روپئے آمد ہےتو وہ پچاس روپئے لکھوادے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔اوراگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھوادیتا ہےتو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی ہے۔‘‘

(خطبۂ جمعہ 4دسمبر 1953ء)

نیز فرمایا:-

’’دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔‘‘

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

(۵) جملہ زونل و جماعتی سیکریٹریان تحریک جدید کو بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، کے اس ارشاد کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی ذمہ داریاں پوری دلجمعی اور مستعدی کے ساتھ بجالانے کا پابند کیا جائے کہ:-

’’میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ..... وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے..... جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح

کھول رکھا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت
کس قدر افسوسناک ہے۔"

(المصلح 13 جنوری 1953ء)

امید ہے کہ آپ بحیثیت مرکزی نمائندگان وکالت مال کو ان خطوط پر
بھرپور مخلصانہ تعاون دے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ کی اس
عظیم الشان بشارت سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں گے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا! وہ شخص
جو میرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش
نازل فرما اور آفات اور مصائب سے اُسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو
اس تحریک میں حصہ لے گا اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے
بھی حصہ ملے گا اور وہ میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا۔"

(الفضل 4 دسمبر 1937ء)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اس کے
نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔
آمین برحمتك یا ارحم الراحمین ۔

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مِرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو